بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔

ان اللہ قد صرح لکھ وقت مسیحہ وما ترک من ادلۃ

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

Digitized by Khilafat Library

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

چہ گوئیم۔ باتو گرائی چہا در قادیان بینی | دوا بینی۔ شفا بینی۔ غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۱۹ | ۷ جمادی الثانی ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات ۔ ۱۰ اگست ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۲۷

ای جہان منتظر خوش باش کامد لستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح و آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست	سے
معاونین	عے
برضائے	سہ
خود	ے
عام قیمت	عہ ر

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین وہ بخوشی قبول کیا جاویگا سر دست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے اسواسطے امداد کی بہت ضرورت ہے۔

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر قادیان اور خط و کتابت بنام مینجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفی ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد | ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق و درست | منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکدمے دوری ازان عالیجناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالی کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے اور نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالی کے ساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر کر لیگا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تاوقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ڈائری

القول الطیب

۷۔ اگست ۱۹۰۵ء ۔ قبل عشاء

مسجد مبارک

ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ ایک جگہ مبارکؑ مبارکؑ کل امر یجعل فیہ مبارک ۔ والا الہام چھوٹی مسجد کے متعلق ظاہر کیا گیا ہے ۔ اور دوسری جگہ وہی الہام بڑی مسجد کے متعلق ظاہر کیا گیا ہے حضرۃ نے فرمایا ۔ بعض الہام بار بار کئی دفعہ ہوتے ہیں اور ہر دفعہ وہ جدا شان رکھتے ہیں ۔ انی مہین من اراد اہانتک والا الہام بہت دفعہ ہوا ہے ۔ اور ہر دفعہ اس کا ظہور کسی نئے رنگ میں ہوا ہے ۔ ہر دفعہ اہانت کنندہ اور اہانت یافتہ کوئی نیا وجود ہوتا رہا ہے ۔ ایسا ہی الہام انی مع الافواج آتیک بغتۃً ۔ بہت کثرت سے ہوا ہے ۔ اور ہمیشہ خدائی فوجوں کی نصرت سے ایک نیا معجزہ پیدا ہوا ہے ۔ اسی طرح اکثر الہامات بار بار ہوتے ہیں ۔ اور ہر دفعہ کوئی نیا رنگ رکھتے ہیں اسی طرح قرآن شریف میں بھی بہت سی آیات ہیں ۔ جو اپنے اپنے موقعہ پر جدا مطابقت رکھتی ہیں ۔ اگرچہ ظاہر الفاظ ایک ہی ہیں ۔ اللہ تعالےٰ کی صفت ہے ۔ کہ ”کل یوم ھو فی شان“ لیکن وہ مقامات کتب مجھے دکھائے جاتے ہیں ۔ جن پر یہ سوال پیدا ہوا ہے ۔

حقیقت روح قدس

کسی شخص کا سوال پیش ہوا کہ آپ نے جبرئیل کے متعلق جو تحریر کی ہے ۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے ۔ کہ آپ کا خیال بھی سید احمد کی طرح ہے ۔ کہ روح الامین انسان کے اندر ہی ہے ۔ اور اس کے سوائے کوئی اور روح القدس اور جبرئیل نہیں ۔

فرمایا ۔ یہ بالکل غلط ہے ۔ سید احمد کے ساتھ اس معاملہ میں ہمارے خیال کو کوئی مطابقت نہیں ہمارا منشا یہ ہے ۔ کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے روح الامین کا نزول انسان پر اس وقت ہوتا ہے ۔ جبکہ انسان خود تقدس اور تطہر کے درجہ کو حاصل کر کے اپنے اندر بھی ایک حالت پیدا کرتا ہے ۔ جو نزول روح الامین کے قابل ہوتی ہے ۔ اس وقت گویا ایک روح الامین ادھر ہوتا ہے تب ایک اُدھر سے آتا ہے ۔ یہ بات ہم اپنے حال اور اپنے تجربہ سے کہتے ہیں ۔ نہ کہ صرف قال ہی قال ہے اس کی بجلی کے ساتھ خوب مثالی مطابقت آسکتی ہے جب کسی جسم میں خود بھی بجلی ہوتی ہے ۔ تو آسمانی بجلی اس پر اثر کرتی ہے ۔ تدبر سے دیکھا جائے ۔ تو قرآن شریف سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے

عبادت نبی کریم

آج کل سخت گرمی پڑنے اور برسات کے نہ ہونے کا ذکر تھا ۔ فرمایا ۔ ایسے موقعہ پر نماز استسقیٰ کا پڑھنا سنت ہے ۔ میں جماعت کے ساتھ بھی سنت ادا کروں گا مگر میرا ارادہ ہے ۔ کہ باہر جا کر علیحدگی میں نماز پڑھوں اور دعا کروں ۔ خلوت میں اللہ تعالےٰ کے حضور عاجزی کرنے اور دعا مانگنے کا جو لطف ہے ۔ وہ لوگوں میں بیٹھ کر نہیں ہے ۔ اور بھی دعاؤں کا ذخیرہ ہے ۔ اسی مطالب کے واسطے میں نے باغ میں ایک چھوٹی سی مسجد بنائی ہے ۔ جس کو مسجد البیت کہنا چاہیئے ۔ فرمایا ۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات دو رنگ کے تھے ۔ ایک ظاہر اور ایک مخفی ۔ آپ کی پہلی عبادت وہی تھی ۔ جو آپ نے غار حرا میں کی ۔ جہاں کئی کئی دن ویرانہ پہاڑی کی غار میں جہاں ہر طرح کے جنگلی جانوروں اور سانپ چیتے وغیرہ کا خوف ہے ۔ دن رات اللہ تعالےٰ کے حضور میں عبادت کرتے تھے اور دعائیں مانگتے تھے ۔ قاعدہ ہے ۔ کہ جب ایک طرف کی کشش بہت بڑھ جاتی ہے ۔ تو دوسری طرف کا خوف دل سے دور ہو جاتا ہے ۔ بعض عورتوں کو جو بہت ہی ڈرنے والی طبیعت کی ہیں ۔ دیکھا گیا ہے ۔ کہ کسی بچے کی بیماری کے وقت اندھیری راتوں میں ضرورتاً ایسی جگہ جاتی ہیں ۔ جہاں دن کو نکلنا ان کے واسطے دشوار ہے ۔ ایک مرتبہ ایک شخص کو دیکھا کہ وہ زلزلہ کے وقت خوف سے اونچے مکان سے نیچے کودنے لگا ۔ لوگوں نے پکڑ لیا ۔ جب خوف الٰہی اور محبت غالب آتی ہے ۔ تو باقی تمام خوف اور محبتیں زائل ہو جاتی ہیں ۔ ایسی دعا کے واسطے علیحدگی بھی ضروری ہے ۔ اسی پورے تعلق کے ساتھ انوار ظاہر ہوتے ہیں ۔ اور ہر ایک تعلق ایک ستر کو چاہتا ہے فرمایا ۔ آج کل حبس اور گرمی اور برسات کی کمی کسی امر کی تمہید ہے ۔ جو آگے ظاہر ہوگا ۔ معلوم نہیں کہ کیا ہونے والا ہے ۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ ہرچہ بادا باد ۔ مگر خدا کی ہستی دنیا پر ثابت ہو جائے اور دین اسلام کی حقیقت ظاہر ہو جائے ۔ خواہ کسی طرح سے ہو ۔

وفات مسیح اجماعی مسئلہ

ایک شخص نے سوال کیا ۔ کہ اسلامی کتب میں حیات مسیح کی بات کہاں سے آگئی ۔ حضرت مسیح نے فرمایا کہ یہ بات ایسی ہی ہے ۔ جیسا کہ ہندو کے مسلمان رسوم شادی و مرگ اب تک پرانے ہندوؤں کی طرح ادا کرتے ہیں ۔ جب بہت سے عیسائی اور یہودی مسلمان ہوئے ۔ تو کچھ پرانے خیالات کا بقیہ ساتھ لائے ۔ وہی خیالات مسلمانوں میں منتقل ہو کر اور احادیث کی غلط فہمی بھی ساتھ مل کر یہ فاسد عقیدہ پیدا ہو گیا ۔ اور کتابوں میں درج ہو گیا ۔ ورنہ صدر اسلام میں اس کا نام و نشان نہ تھا ۔ بلکہ تمام نبیوں کی موت پر اجماع تھا ۔ لیکن ان لوگوں میں بھی بہتیرے ایسے ہیں ۔ کہ حضرت عیسےٰ کی موت کے قائل ہیں ۔ کوئی کہتا ہے ۔ کہ وہ تین دن تک مرے رہے ۔ کوئی کہتا ہے ۔ کہ سات دن تک مرے رہے اور کوئی ہمیشہ کے لئے ان کا مر جانا مانتا ہے ۔ بہرحال اصل اجماع اسلامی وہ ہے ۔ جو صحابہ کے درمیان ہوا صحابہ میں سب سے پہلا اجماع اسی مسئلہ پر ہوا کہ تمام انبیاء فوت ہو چکے ہیں ۔ بغیر اس کے صحابہ کو آنحضرت کے مرنے کے بعد کبھی صبر نہیں آسکتا تھا ۔ یہ مبارک اجماع حضرت ابوبکر کے ذریعہ سے ہوا ۔ اور اگر کسی کو یہ وہم تھا بھی کہ کوئی نبی زندہ ہے تو وہ بھی دور ہو گیا ۔ اور اس طرح آنحضرت کی موت کا صدمہ صحابہ کے دل سے اٹھا کہ نبی تو سب مرا ہی کرتے ہیں اگر کسی فرد واحد کو قصور درایت کے سبب کچھ غلطی لگی ہوئی تھی تو وہ بھی دور ہو گئی ۔ خود خدا تعالےٰ کے کلام میں اس امر کا فیصلہ کیا گیا ہے کہ کوئی آسمان پر نہیں جاتا ۔ جہاں آنحضرت سے کفار نے آسمان پر چڑھنے کا معجزہ طلب کیا تو فرمایا قل سبحان ربی ہل کنت الا بشرا رسولا یعنی بشر رسول کبھی کوئی آسمان پر نہیں چڑھا اور فرمایا ۔ ما محمد الا رسول ۔ قد خلت من قبلہ الرسل افائن مات او قتل یعنی کوئی نبی نہیں جو فوت نہیں ہو چکا پس اگر یہ نبی مر جائے یا قتل کیا جائے ۔ تو کیا تم دین سے پھر جاؤ گے کتب سماوی اور تاریخ زمانہ بھی یہی شہادت دیتی ہیں کوئی نظیر ایسی نہیں کہ پہلے کوئی دو چار نبی آسمان پر گئے ہوں ۔ خود مسیح نے بھی یہی فیصلہ کیا کہ یوحنا ہی الیاس ہے ۔ ہاں جس طرح آدم موسیٰ ۔ نوح اور دوسرے نبی آسمان پر گئے ۔ اسی طرح بیشک حضرۃ عیسیٰ بھی گئے تھے ۔ چنانچہ شب معراج میں آنحضرتؐ نے سب کو آسمان پر دیکھا حضرت عیسیٰ کی کوئی خصوصیت نہ تھی ۔ افسوس ہے کہ ان لوگوں کی قوت شامہ ہی ماری گئی ہے خود زمانہ کیحالت سے بو آتی ہے کہ ایسا عقیدہ رکھنا عیسائیت کی پہلی اینٹ ہے بعض لوگ میری نسبت اعتراض کر کے کہتے ہیں کہ میں نے بھی براہین میں ایسا ہی لکھا تھا مگر وہ نہیں سمجھتے ۔ کہ یہی بات ہماری صداقت کی گواہ ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہم کوئی منصوبہ بازی نہیں کرتے خود اسی کتاب براہین میں ہمارا نام مسیح رکھا گیا اور خدا تعالےٰ کے تمام وعدے اسی کے اندر ہیں ۔ اگر یہ غلطی مجھ سے براہین احمدیہ میں صادر نہ ہوتی ۔ تو ایک بناوٹ معلوم ہو سکتی تھی ۔

درس قرآن شریف

(مکتوبہ مولوی حکیم فضل الدین صاحب)

Digitized by Khilafat Library

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ عِلْمًا وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰی کَثِیْرٍ مِّنْ عِبَادِہِ الْمُؤْمِنِیْنَ

اللہ کا نام رَبّ ہے۔ رَبّ کے معنے ادنیٰ درجہ اور ادنےٰ حالت سے اعلےٰ درجہ تک پہنچانے والا نباتات۔ حیوانات۔ جمادات۔ سب مین یہی حالت ہے۔ بڑ کا تخم دیکھو۔ کھجور کی گٹھلی کی پشت پر جو باریک نشیب ہوتا ہے۔ اس کو دیکھو۔ پھر دیکھو کھجور کا اور بڑ کا کتنا بڑا درخت بن جاتا ہے۔ ابراہیم بڑا آدمی ہے۔ مگر اس کے باپ کے نام کی نسبت بحث ہے۔ کہ اس کا کیا نام تھا۔ بعض آذر کو ان کا باپ بتاتے ہین۔ بعض اس کے خلاف کہتے ہین۔ مگر ابراہیم ؑ کو اللہ تعالےٰ نے کس قدر بڑھایا کہ امریکہ اور یورپ نے جس کو خدا کہا۔ وہ بھی اسی کی نسل کا ایک انسان تھا۔ آج مسلمان باوجود اختلاف مذہب سارے کے سارے کما صلیت علیٰ ابراہیم پڑھتے ہین یہود اور عیسائیوں کو اس کی نسل سے ہونے کا فخر ہے غرض خدا تعالےٰ جس بیج کو بڑھاتا ہے۔ وہ کتنا بڑا ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ہمنے دیا تھا۔ داؤد اور سلیمان کو علم۔ علم ایک بے نظیر۔ .. .. .. عزت بڑھانے والی نعمت الٰہی ہے۔ کتا جو ذلیل ترین حیوانات ہے جب اس کو شکار کرنے کا علم ہو جاوے۔ اس کی کتنی عزت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح باز ایک وحشی پرندہ ہے۔ مگر سکھایا ہوا کیسا معزز ہو جاتا ہے۔ غرض جس قدر علم زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ اسی قدر عزت زیادہ ہوتی جاتی ہے بلکہ انسان عالم انسان جاہل سے کتنا زیادہ معظم ہوتا ہے اور ملائکہ مین بھی علم کے مدارج سے ہی ترقی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو ترقی علم کی دعا سکھائی۔ اور فرمایا۔ قل رب زدنی علما۔ اسی واسطے اس جگہ اللہ تعالےٰ نے علم کا ہی احسان جتلایا۔ چونکہ شکر سے نعمت مین ترقی ہوتی ہے۔ لئن شکرتم لازیدنکم اس لئے انھون نے بطور شکر نعمت عرض کی کہ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰی کَثِیْرٍ مِّنْ عِبَادِہِ الْمُؤْمِنِیْنَ انہون نے کہا۔ تمام تعریف اللہ تعالےٰ کو ہے جس نے ہم کو فضیلت دی۔ اپنے بہت سے مومن بندون پر۔ شریرون بدمعاشون سے نہین کہا۔ بلکہ اکثر مومنین سے بھی فضیلت کا ملنا بیان فرمایا۔ حضرت داؤد ؑ کے انیس [19] لڑکے تھے۔ مگر یہ فضیلت صرف سلیمان ؑ کو ہی ملی۔ جیسے فرمایا۔ وَوَرِثَ سُلَیْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ یٰاَیُّھَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّیْرِ۔ حضرت سلیمان ؑ حضرت داؤد کا وارث ہوا (علم وکمالات روحانی مین) اور کہا۔ اے لوگو۔ ہم کو علم منطق الطیر سکھلایا گیا۔ علم منطق الطیر کو یونانی مین ارنی سولوجیا سنسکرت مین بسنت راج۔ عبری مین وَہرا عرف کہتے ہین یہ بڑا بھاری علم ہے۔ آوازون سے شکاری لوگ فائدہ اٹھاتے ہین۔ طبیب علاج مین اور سیاح پانی آبادی راستوں کا پتہ ان کے ذریعہ لگاتے ہین۔ روحانی لوگ کشف والے ان کے حالات سے اعلیٰ سے اعلیٰ عجائبات حاصل کرتے ہین۔ حضرت سلیمان کو دونوں قسم کے فوائد ظاہری وباطنی منطق الطیر سے حاصل تھے وَاُوْتِیْنَا مِنْ کُلِّ شَیْءٍ۔ علاوہ اسی علم کے سب خبر ہم کو اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے مل گئی ہے۔ بعض جاہل کل شیٔ کے لفظ سے دھوکہ کھاتے ہین۔ اور جاہل قرآن سے دور جاتے ہین۔ تفصیلاً لکل شیٔ قرآن کریم کی مدح میں آیا ہے۔ پس اس سے وہ یہ امر نکالتے ہین۔ کہ ہر ایک عمل قران مین ہے۔ حالانکہ یہ بات غلط ہے اس جگہ اگر وہی معنے لئے جاوین۔ تو پھر ریل۔ تار۔ ڈاک مطابع۔ اور نئی نئی آج کل ایجادین بھی ان کے پاس ہونی چاہئین۔ اور کم سے کم ہم لوگ بھی ان کی رعایا اور نوکر موجود ہون۔ پس ایسے معانی کل کے لینے غلط ہین کل کا لفظ ہان کل کا لفظ موقع اور حیثیت کے لحاظ سے بولا جاتا ہے

اِنَّ ھٰذَا لَھُوَ الْفَضْلُ الْمُبِیْنُ۔ بے شک یہ کھلا فضل اللہ تعالےٰ کا ہے

وَحُشِرَ لِسُلَیْمٰنَ جُنُوْدُہٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّیْرِ فَھُمْ یُوْزَعُوْنَ۔ اور جمع کیا گیا۔ سلیمان کا لشکر جن اور انس اور طیر سے اور وہ الگ الگ بنائے گئے [illegible]

عیسوی انیسوین صدی یا تیرہوین صدی ہجری نے ہر قوم ومذہب پر اعتراض تو پیدا کئے مگر بجائے جواب دینے کے شبہات پر شبہات اس قدر بڑھ گئے۔ کہ بعض لوگ یا علے العموم عملاً مذہب سے دست بردار ہو گئے۔ بعض مذہب کو ہنسی مین بھی اڑانے لگے۔ دوسرے اعتراضون کے ساتھ لفظ جن پر بھی اعتراض ہین۔ بعض نے لفظ جن کی ایسی توجیہ کی۔ جس کا ثبوت عربی زبان یا حضرات صحابہ سے نہین دیا گیا۔ بعض نے کہا کہ مخاطب لوگ چونکہ جن کو ایک مخلوق مانتے تھے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے ان کے مسلمات کے لحاظ سے اس لفظ کو استعمال کیا۔ یہ دونون باتین غلط ہین۔ قرآن مجید مین جو کچھ بیان ہوتا ہے بلحاظ واقعات حقہ کے ہوتا ہے

جِنّ کے معنے جو چیز عام نظرون مین نہ آوے۔ مثلاً آج کل طاعون کا کیڑا جو عام نظروں مین تو نہیں آسکتا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے منکرون کے لئے حجت قائم کرنے کو اس کیڑے کو پیدا کر دیا۔ اور وہ دیکھے گئے۔ غرض شریر گندہ۔ مشرک بڑے کافر کو بھی جن کہا ہے۔ اس سے بدتر وہ ارواح خبیثہ ہین۔ جن سے بدی کے تحریک ہوتے ہین۔ حضرت سلیمان کے وقت شریر بڑے سردار اور کچھ پہاڑی لوگ بھی تھے ان کو جن کہا گیا ہے۔ طیر بہادر سوار عرب مین بہادرون اور عمدہ فوجون کی تعریف یہ بھی کی جاتی ہے۔ کہ ان کے ساتھ پرندے رہتے ہین یعنے یہ دشمن کو ہلاک کرتے ہین اور پھر پرندے ان کا گوشت نوچ نوچ کر کھاتے ہین اور ان کے دفن کا محتاج نہین ہوتا

حَتّٰۤی اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰی وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَۃٌ یّٰۤاَیُّھَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰکِنَکُمْ لَا یَحْطِمَنَّکُمْ سُلَیْمٰنُ وَجُنُوْدُہٗ وَھُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ۔

جب حضرت سلیمان مع لشکر وادی نمل پر پہونچا۔ تو نملہ نے کہا۔ اے نملو اپنے اپنے مکانون مین چلے جاؤ۔ ایسا نہ ہو۔ کہ سلیمان اور اس کا لشکر تم کو کچل ڈالے۔ اور ان کو تمہارے اس کچلنے کی خبر بھی نہ ہو۔ قاموس مین جو لغت کی کتاب ہے لفظ برق کی تفصیل مین لکھا ہے۔ جہان پانیون کا ذکر کیا ہے کہ ابرقہ نملہ کے پانیون مین سے ہے۔ روس وادی مین سونے کے ذرات ریگ مین ہین۔ وہ لوگ ان باریک ذرات کو چن کر گذارہ کرتے تھے۔ اس لئے ان کا نام نملہ ہوا جیسے اب بھی پنجابی مین کیر اسائل کو کہتے ہین۔ جو ایک ایک لقمہ ہر گھر سے لے کر جمع کرتا ہے۔ ضلع شاہ پور مین ڈڈو (مینڈک) چوہا۔ لومڑ (ثعلب) وغیرہ اقوام اب بھی موجود ہین۔ پنڈ دادن خان مین کڑیانوالی گلی (کوچہ) ہے۔ اس مین قوم کیڑے رہتے ہین۔ ہارون رشید بھی [illegible] کرتے اس وادی مین گیا۔ تو اتفاقاً اوس وقت بھی ان کے نمبردار نملہ (عورت) ہی تھی۔ اس نے ایک کیسہ سونے کے ذرات کا ہدیہ ہارون رشید کے پاس پیش کیا ہارون رشید نے تعجب کیا اور کہا۔ کہ تم غریب آدمی ہو تمہارے کام آوے گا۔ نملہ نے کہا جب حضرت سلیمان علیہ السلام اس وادی مین آئے تھے۔ تو ہمارے بڑوں نے اس کو بھی یہی ہدیہ پیش کیا تھا۔ اب تو اس اُمت کا سلیمان ہے تم کو اللہ تعالےٰ کا شکر کرنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے تجھے بھی وہ موقعہ دیا ہے۔ تفسیر کبیر مین اس موقعہ پر ایک لطیفہ لکھا ہے۔ کہ نملہ نے کہا۔ کہ حضرت سلیمان علیہ السلام سے

صحبت یافتہ اور تعلیم والے فوج پر یہ ظن تو نہین ہو سکتا کہ وہ دیدہ و دانستہ کسی کو کچل ڈالے یا ظلم کرے۔ اس لئے بلحاظ ادب کے کہا کہ شاید ان کی بےخبری مین کسی کو نقصان پہونچے مگر رافضی لوگ کیسے بےادب ہین۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ۲۳ سالہ تربیت یافتہ صحابہ کو ظالم غاصب قرار دیتے ہین

ڈاک ولائت

لوگ گرجے میں کس لیئے جاتے ہیں ؟

ولایت میں آج کل عام شکایت ہے۔ کہ چھ دن کے دنیوی کاروبار کے بعد ایک دن مذہبی رسومات اور نماز کے لئے آتا ہے۔ اور لوگ وہ دن بھی کھیل و تماشا میں گزار دیتے ہیں۔ اور تھوڑے ہیں۔ جو گرجہ کی طرف رخ کرتے ہیں لیکن جو تھوڑے سے گرجہ جاتے ہیں۔ ان کی نسبت پادری جے۔ ایس بوخر صاحب نے ایک انگریزی نظم میں اس امر کو ظاہر کیا ہے۔ کہ یہ لوگ بھی اگر گرجے جاتے ہیں تو کس واسطے۔ چونکہ یہ نظم بہت دلچسپ ہے۔ اس واسطے اس کو ہم اصل انگریزی زبان میں ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ اور اس کے بالمقابل اس کا ترجمہ لکھتے ہیں جو ہمارے مکرم بھائی مولوی محمد نواب خان صاحب ثاقب منشی فاضل نے اردو نظم میں ناظرین اخبار بدر کی خاطر

سوال۔ کس لئے جاتے ہیں گرجا گھر میں لوگ؟
لے کے کیا جاتے ہیں سودا اس میں لوگ؟

جواب۔ جاتے ہیں کچھ سیر زیبا کے لئے
نزہت و سیر و تماشا کے لئے

گر کسی کا مدعا ہے تاکنا
دوسرے کا اصل مقصد جھانکنا ہو

ژاژ خائی کے لئے جاتا ہے ایک
باد پیمائی کو اگر آتا ہے ایک

گپ اڑانے کی ہے اک دل میں ترنگ
ہرزہ گوئی کا کوئی رکھتا ہے رنگ

یار کے دیدار کا بھوکا ہے ایک
آب روئے دوست کا پیاسا ہے ایک

اک نکما اور نکھٹو آ گیا
وقت بے شغلی کا پورا کر چلا

بعض جاتے ہیں لگا دو دام کو
بعض عہد خاص کے انجام کو

دلربائی ایک کی کرتی ہے فاش
کھینچ لائی اس کو عاشق کی تلاش

ڈھونڈتے ہیں بعض آپس کے لگاؤ
کس کو ہے کس کی طرف دل کا جھکاؤ

لڑتی ہیں آنکھیں کسی کی بار بار
تیر مژگاں کے چلا کرتے ہیں وار

جان دیتا ہے نئے جوبن پہ ایک
حرف رکھتا ہے نئے فیشن پہ ایک

دوسرے کا ہے دماغ افلاک پر
ناز ہے فوق الپھڑک پوشاک پر

بعض کے یہ بات ہے پیش نظر
ہم نشینوں سے اڑائیں نقد زر

باندھتا ہے ٹکٹکی ٹوپی پہ ایک
لٹو ہے پوشاک کی خوبی پہ ایک

ایک کو لاگت بتانے کی ہے دھن
چیزوں کی قیمت لگانے کی ہے دھن

بعض تازہ تازہ خبریں لائیں گے
دوستوں کا جس سے دل بہلائیں گے

آتے ہیں گرجا میں بعضے بے خلل
چھوٹی سچی ہانکتے گپ اور زٹل

ایک کے آنے کا ہے لب لباب
ہم سے خوش ہوئے کوئی والا خطاب

جا کر اکثر [illegible] کرتے ہیں بیان
بیٹیوں کی خوبیاں رعنائیاں

پادری صاحب کو خوش کرتے ہیں بعض
صرف اتنی بات پر مرتے ہیں بعض

بعض [illegible] چاہیے
[illegible] پر ہماری آ رہی ہو

ایک بھرتا ہے یہی نیکی کا دم
چاہتا ہے سب سے خیراتی رقم

بعض کو ہے طمع روٹی کی لگی
کوئلے کی حرص گر جائے گئی تو

جاتے ہیں بعضے یہ اپنے دل میں ٹھان
چرچ جانا ہے شرافت کا نشان تو

ہو کسی کے دل میں مذہب جوش زن ٭ مست اس نشہ میں ہیں کچھ مرد و زن ٭ کچھ سریلا راگ گانے کے لئے
اپنی خوش الحانی سنانے کیلئے ٭ واعظوں کے وعظ سننے جائیں بعض ٭ ان کے حسن و قبح چننے جائیں بعض
بعض ڈھونڈتے ہیں اپنے معصیات کو ٭ التجائے عفو تقصیرات کو ٭ بیٹھنے اور اونگھنے جاتے ہیں بعض
بےخودی سے جھکنے کو آتے ہیں بعض ٭ جاتے ہیں تھوڑے عبادت کیلئے ٭ جھکنے اور سچی اطاعت کیلئے

Some go to church just for a walk,
Some go to stare and some to talk.
Some go there to meet a friend
Some their idle time to spend.
Some for general observation
Some for private speculation.
Some to seek or find a lover,
Some a courtship to discover
Some go there to use their eyes
And newest fashions criticise.
Some to show their own smart dress
Some their neighbours to assess.
Some to scan a robe or bonnet.
Some to price the trimming on it.
Some to learn tha latest news,
That friends at home they may amuse.
Some to gossip, false and true,
Safe hid within the sheltering pew.
Some go there to please the squire,
Some his daughters to admire.
Some the parson go to fawn
Some to lounge and some to yawn
Some to claim the parish doles,
Some for bread and some for coals,
Some because 'tis thought genteel,
Some to vaunt their pious zeal
Some to show how sweet they sing,
Some how loud their voices ring,
Some the preacher go to hear,
His style and voice to praise or jeer.
Some forgiveness to implore,
Some their sins to vanish o'er.
Some to sit and doze and nod,
But few to kneel and worship God.

چین میں مسلمان

مقام الجزائر میں واقف کاران علوم شرقی کی جو کانفرنس جمع ہوئی تھی۔ اس میں چین کی طرف سے تانگ تسی فو نام ایک عہدہ دار شامل ہوا تھا جس نے حسب ذیل مسلمانان چین کی نسبت بیان کیا۔ کہ:۔ میری پیدائش مشرقی چین کی ہے۔ جہاں باقی صوبوں کی نسبت مسلمانون کی آبادی بہت ہی کم ہے۔ جوانی کے دن میں نے پکین میں بغرض تحصیل علم بسر کئے۔ اور چند مسلمان اعیان سے میری ملاقات ہوگئی۔ اور رفتہ رفتہ مجھے مسلمانون کے حالات و معاملات کا ایسا وسیع علم ہوگیا۔ کہ ایک مرتبہ چینی حکومت نے مسلمانون کی حالت پر رپورٹ کرنے پر مامور کیا۔ چینی زبان میں اسلام کو تشین ہائی یعنی خالص موحد مذہب پکارتے ہیں۔ میرے خیال میں اسلام چین میں رسول عربی صلعم کی عین حیات ہی یا ان کے انتقال سے چند ہی برس کے اندر پہنچگیا تھا۔ کیونکہ ہمارے ملک میں بہت سی پرانی مسجدیں موجود ہیں۔ سب سے پرانی مسجد کانٹن میں ہے جسے مسجد یادگار مقدس پکارتے ہیں کیونکہ اس میں حضرت وہب ابو کبشہ رسول عربی صلعم کے ایک بڑے صحابی اور خالو کی قبر ہے۔ جعفر منصور عباس خلیفہ سے فغفور چین نے فوجی مدد مانگی۔ تو اس نے آٹھ ہزار جوان بھیجدیئے۔ یہ لوگ فغفور کی اجازت سے چین میں ہی آباد ہوگئے۔ ہمارے بادشاہ نے انعام واکرام سے مالامال کردیا۔ اور زرخیز اراضیات عطا کیں۔ ان کی اولاد آب تک موجود ہے۔ چونکہ مردم شماری کا کوئی معقول انتظام نہیں۔ اس لئے مسلمانوں کی صحیح تعداد بتا سکنا مشکل ہے۔ تاہم میرے خیال میں وہ ساڑھے چار کروڑ سے کم نہیں یعنی کل آبادی کا دسواں حصہ ہیں مسلمان کو چینی میں خوئی پکارتے ہیں۔ اس لفظ کے معنے یہ ہیں کہ اس شخص نے اپنا نیک و بد خدا کے سپرد کر رکھا ہے۔ ان کا لباس اور ظاہری رنگ ڈھنگ بالکل دوسرے چینیوں کا سا ہے صرف عمامے تمیزی نشان ہیں۔ وہ نسبتاً خوبصورت بھی ہیں ہمارے ملک میں مدت سے مذہبی آزادی رائج ہے۔ حکومت کسی کے مذہب سے تعرض نہیں کرتی۔ نہ مذہب مانع ترقی ہے۔ چنانچہ کئی مسلمان وزارت اور سپہ سالاری کے مدارج اعلیٰ پر پہنچ چکے ہیں اور اس وقت چین کی طرف سے جاپان میں جو سفیر ہے۔ وہ مسلمان ہے۔ مسلمان ملازمت کی بجائے تجارت کا زیادہ شوق رکھتے ہیں اور اس فن میں ان کو خاص مہارت حاصل ہے۔ وہ بات کے پکے ہیں۔ جو اقرار کریں۔ ضرور پورا کریں گے۔ فوج میں بھی وہ بکثرت داخل ہیں اور قابل افسر زیادہ تر مسلمان ہی ہیں۔ چنانچہ حکومت ان کی شجاعت کی وجہ سے مسلمانون کو فوج میں بھرتی کرنے کی خاص کوشش کرتی ہے۔ موجودہ وزیر حرب سے پہلے جو وزیر تھا۔ وہ مسلمان ہی تھا۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ دینی معاملات میں چینی مسلمان اپنے افریقی بھائیون سے کچھ مختلف ہیں یا نہیں۔ البتہ یہ میرا مشاہدہ ہے۔ کہ وہ اپنی دینی زبان کے بڑے گرویدہ ہیں۔ فرض نماز کو باقاعدہ ادا کرتے ہیں۔ لڑکوں کا ختنہ کراتے ہیں۔ مسلمہ عورت کے سوائے کسی سے نکاح نہین کرتے۔ شراب نہیں پیتے۔ خنزیر کا گوشت جو باقی سب باشندوں کی عام غذا ہے۔ نہین کہاتے اور ہر سال بہ تعداد حج بیت اللہ کو جاتے ہیں اور اسلام چین میں حیرت انگیز بلکہ دہشت ناک حد تک وسعت پکڑ رہا ہے۔ کئی یورپین سلطنتوں کو خطرہ ہے کہ کہیں کل آبادی ہی کسی دن مسلمان نہ ہوجائے بڑا ذریعہ یہ ہے۔ کہ مسلمان تاجر چینیون سے ان کے خورد سال بچے خرید لیتے ہیں۔ اور ان کو اپنے ڈھب پر پرورش کرکے مسلمان بنا لیتے ہیں۔ علاوہ برین اکثر ہوتا ہے۔ کہ ایک ہی دن میں کوئی سالم کا سالم قبیلہ یا گروہ مسلمان ہوجاتا ہے۔ چینی مسلمانوں کی کئی انجمنیں اور خیراتی کاموں کی سوسائٹیاں ہیں۔ انہوں نے جابجا شفاخانے اور غربا لاوارث بچوں کے لئے یتیم خانے اور مامن قائم کر رکھے ہیں جنمیں غیر مسلم اشخاص بھی بخوشی داخل کرلئے جاتے ہیں۔ اور اس طریق سے بودہ لوگوں کے دلوں کو مسخر کر رہے ہیں۔ ان کے کئی اخبار ہیں۔ جن کو کامل آزادی حاصل ہے۔ وہ عربی زبان مگر حروف میں شائع ہوتے ہیں۔ ان میں علما اور اصحاب تصنیف کی بھی کمی نہین۔ مگر ان کی توجہ جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے۔ زیادہ تر تجارت کی طرف ہے اور کئی مسلمان تاجر ہمارے ہاں اتنے غنی ہیں۔ کہ ان کی دولت کا شمار نہیں ہوسکتا۔ اس کے باوصف تواضع و خوش اخلاقی میں بھی فرد ہیں (صادق الاخبار)

بنگہ۔ ضلع جالندھر سے خبر آئی ہے۔ کہ اسی تاریخ کو یہ زلزلہ سخت محسوس ہوا۔ سوئے ہوئے لوگ بیدار ہو گئے۔ ایک احمدی کے گھر کے پاس کچھ ہندو رہتے ہیں وہ زلزلہ دیکھ کر کہنے لگے۔ کہ مرزا صاحب کا کہنا ٹھیک ہوتا جاتا ہے

نظم

اے بے حیاؤ کچھ تمہیں خوف خدا نہیں
دل سے قرآن کے ساتھ محبت ذرا نہیں

کرتے ہو پورا لینے کے معنے توفّی کے
پورے سے کیا مراد ہے دیتے پتا نہین

عیسیٰ میں کیا کمی تھی کہ پھر پورا ہوگیا
ہاتھوں کی پاؤں کی یا کوئی عضو تھا نہین

کہتے ہین پورا ہوگیا مُردے کو لوگ عام
تم نے یہ ہندؤں سے کبھی بھی سُنا نہین

کیا کھا لیا ہے جس سے کہ اُلّو ہی بن گئے
تم مین حیا و شرم و ذکا کچھ رہا نہین

کہتے ہو خاص عیسےٰ کو لاکھوں رسول تھے
ماخولیا تو تم کو کہیں ہوگیا نہیں

مانگ جو دو جہان کا تھا وہ فوت ہوچکا
عیسےٰ میں کیا خدائی تھی اب تک مرا نہیں

ہے دو ہزار برس سے زندہ خدا کے پاس
پھر کس حیا سے کہتے ہو ابن خدا نہیں

احمدؐ کے فوت ہونے پہ کچھ بھی دھیان نہین
کیا تم عدو ہو ہر دو سرا نہیں

نام اپنا کیوں رکھتے ہو مُسلم منافقو
بچ سمالو کہ تم کو کوئی روکتا نہیں

اور تم کو کچھ پیار بھی ہے مبلغات سے
اسلام مین تو روٹی ہے مال و قبا نہیں

سچ ہے کہ اس مسیح کو تم مانو کس طرح
اس نے تو مال و زر تمہین کچھ بھی دیا نہیں

تم کو تو یہ گمان تھا کہ لوٹیں مچائیں گے
جو کچھ تمہارے زعم میں تھا وہ ہوا نہیں

مانگو دعائیں مہدی خونی نکل پڑے
تم مین کوئی بھی صاحب فضل و تقیٰ نہیں

چولے ہی لمبے پہن کے بنتے ہو اولیا
لیکن بناتے چولے کہیں اولیا نہین

گر اولیائی چولوں ہی پر ہو تی منحصر
پھر میرزادہ کوئی بھی چولے سوا نہین

اب بھی ہے وقت توبہ کرو ورنہ چپ رہو
یہ فحش بکنا شرع مین ہرگز روا نہیں

عالم کہا کے گالیاں دیتے ہو گندیاں
اب بھی بیہودہ ہونا تمہارا کھلا نہیں

ہو جتے یعنی چنے۔ * میراثی

بدبد لیئے ... ہے کیا

ان گالیون سے انکا تو کچھ بھی گیا نہین
سب سے زیادہ گالیان کھائین رسولؐ نے
آخر وہی مظفر و غالب ہوا نہین؟
ویسے ہی ہوتا جاتا ہے یہ مہدی کامیاب
تم سے جو ہو سکا ہے وہ کیا کچھ کیا نہین؟
فتوے لگائے کفر کے پھر حاکموں کے پاس
جاکر کہا کہ باغی ہے یہ باوفا نہین
سرکار کے لئے ہے وجود اسکا خوفناک
گر اس کو مارا جائے تو کچھ بھی برا نہین
پھر بھی نہ باز آئے یہ بھائی یزید کے
جاکر کہا عیسائیونکو تم مین حیا نہین
عیسےٰ کو قادیانی نے مردہ بنا دیا
لیکن عیسائی کوئی بھی کچھ بولتا نہین
القصہ اُن سے قتل کا دعویٰ کرا دیا
پھر خوش ہوئے کہ مرنا کا ابتو ٹلا نہین
مسجد مین جاکے ناکین رگڑ خاک کر ہی دین
وہ کونسی بددعا ہے جو کی ہاتھ اٹھا نہین
لمبی عبائین پہن کے جاکر گواہی دی
پھر اس گواہ کے حال سے کون آشنا نہین
جتنا کسی مین زور تھا سب نے لگا لیا
اچھا ہوا دلون مین یہ ارمان رہا نہین
عبدالرشید تھک گیا سارا جہان اخیر
لیکن خدا کا مرد جہان سے تھکا نہین

خاکسار محمد عبدالرشید احمدی بٹالوی

چین مین قدیم یہود

اخبار نورافشان بمبئی گارڈین سے ناقل ہے کہ چین کے عین وسط مین ایک یہودی بستی ہے۔ مگر یہ لوگ کسی جدید زمانہ مین آکر یہان آباد نہین ہوئے۔ بلکہ وہ یہان کی آبادی کا ایک خاص حصہ ہین۔ بعض خیال کرتے ہین کہ وہ شمال مغرب کی طرف سے براہ خشکی تاتار کے پرے سے یہان آئے ہین۔ اور یہ بھی خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ سن مسیحی کے آغاز مین بابل سے آکر یہان آباد ہوئے ہین اور اغلباً دو ہزار برس سے چین مین ہین۔ چینی لوگ کہتے ہین۔ کہ وہ ایک فرقہ ہے۔ جو چھٹے لنگڑاتے ہین۔ یا نیلی ٹوپی پہننے والے محمدی ہین۔ کسی زمانے میں یہ بستی بڑی آباد تھی۔ مگر اب قریباً چار سو آدمی کی آبادی ہے۔ جو چین کے بطن مین ایک چھوٹے سے شہر کائیفنگ مین رہتے ہین۔ یہ شہر ساحل بحر سے قریب چار سو میل دور ہے۔ کئی صدیاں گذرین کہ وہاں پر ان کا ایک بڑا خوبصورت عبادت خانہ تھا۔ مگر اب وہ برباد ہوگیا ہے۔ ان کے پاس ابھی تک ایک دو تختیاں ہین۔ جن پر پرانے عہدنامہ کے ابتدائی حصوں مین سے عبرانی زبان مین کئی ایک مقامات کندہ ہین اور ان کے پاس توریت کے کئی ایک طومار بھی ہین۔ ان یہودیوں مین سے کئی ایک بدھ مذہب کے پیرو ہوگئے ہین۔ بعضوں نے مولسر دوس کے امتحانات پاس کرلئے ہین۔ اور اب چینی اہل علم مین شمار ہوتے ہین۔ اغلب ہے۔ کہ دو تین پشتون کے بعد وہ وہان کے باشندے متصور ہوجائین گے۔ وہان پر مشنریون کے فارن ایجنٹ بھی ہین۔ جو ان مین منادی کرتے ہین اور امید ہے کہ ان مین سے بعض مسیحی بھی ہوگئے ہین فقط

حضرت مسیح کے زمانہ سے بہت پہلے یہود کا ممالک افغانستان۔ کشمیر۔ تبت اور چین وغیرہ مین آباد ہونا کئی طرح سے ثابت ہے۔ یہی باعث ہے کہ حضرت مسیح نے کہا تھا۔ کہ مین پراگندہ بھیڑوں کی طرف رسول ہوا ہون۔ اور اسی پراگندگی نے ان کو بہت لمبے لمبے سفرون پر مجبور کیا۔ جن کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ بالاخر کشمیر مین فوت ہوئے اور شہر سری نگر مین دفن ہوئے جہان آنجہانی کی قبر اب تک موجود ہے۔ جیسا کہ مضمون بالا مین بھی مندرج ہے۔ یہود کی عادت تھی۔ کہ جس ملک مین جاتے۔ وہان کے لوگون سے متاثر ہوکر انہیں کا مذہب اور رسوم عادات اختیار کر لیتے۔ چنانچہ کشمیر کے یہودی ہندو ہی بن گئے اور کچھ بدھ مذہب بن گئے (بدر)

ضروری اطلاع

رسالہ نورالدین جس مین فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸/ ہے۔ درخواستین اس پتہ پر ہون

سیٹھ عبدالواحد ہدایت اللہ مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ کٹڑہ جمیل سنگھ۔ امرت سر

خریداران اخبار

خریداران بدر سے گذارش ہے۔ کہ مہربانی فرماکر دفتر بدر کی خط وکتابت مین اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیوین تاکہ تعمیل ارشاد مین سہولت ہو۔ بعض اوقات نمبر چٹ کا حوالہ نہ دینے کی وجہ سے نام تلاش کرنے مین بڑی دقت ہوتی ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ نام نہین ملتا جس کی وجہ سے تعمیل ارشاد مین کوتاہی ہوکر شکائیت کا موقع بن جاتا ہے۔ لہذا التماس ہے۔ کہ ہر ایک صاحب بوقت خط وکتابت اپنی چٹ کے نمبر سے آگاہ فرماوین۔ جو چٹ کے سرے پر چھپا ہوا ہوتا ہے۔ ضرور لکھین۔ تاکہ تعمیل مین توقف نہ ہو

سیر ہندار

ملتان مین ایک عیسائی بمعہ اپنی بیوی بچون کے مسلمان ہوگیا ہے (تہذیب النسوان)

خبر ہے۔ کہ حضور پرنس آف ویلز کے آنے پر مہاراجہ صاحب کشمیر کو کامل اختیارات عطا ہون گے

کلکتہ مین دو خوفناک چوریان ہوئین۔ مسٹر ای آئی ٹمل اپنی عورت کو چھوڑ کر کہین ناچ گانا سننے گئے تھے پیچھے چور پڑے۔ گیارہ ہزار کے جواہر لے گئے۔ اور مسٹر محمود مرزا کے ہان چور پڑے۔ پانسو روپیہ نقد۔ ۳۳۔ اشرفیان اور ۶۱۳۵ کے جواہرات لے گئے

احمد آباد مین طوفان سے ایک سو میل تار بہ گیا

خان بہادر محمد برکت علیخان صاحب رئیس لاہور نے وفات پائی

نوشہرہ سے ساڑھے چھ میل کے فاصلہ پر ایک نئی چھاونی قائم ہوگی

توسیع ریل۔ پشاور سرحد افغانستان تک ہوگی

نواب محمد فضل خانصاحب ڈپٹی کمشنر جھنگ کے ہان نوے ہزار کی چوری ہوگئی

زلزلہ زدگان کانگڑہ کی رفع تکلیف کا چندہ گیارہ لاکھ اناسی ہزار تک جمع ہوا۔

سوموار کو بوقت شام کلکتہ مین تقسیم بنگالہ کے خلاف عظیم جلسہ ہوا۔ بیس ہزار سے زیادہ تھے

پولٹاوہ اور پریسوائٹ نام روسی جہاز۔ پورٹ آرتھر سے جاپان کو لے گئے۔ ٹھیک ٹھاک ہین

ان غرق شدہ جہازون کو جاپانیون نے نکالا مرمت کیا۔ صحیح وسالم۔ یہان سے چلدیئے ہین

جنگ روس و جاپان

صلح کانفرنس کا اجلاس شروع ہو گیا۔ تین گھنٹے صبح اور اڑہائی گھنٹے شام کو ہر روز اجلاس ہوتا ہے۔ جاپانی مختار نے روسی مختار کو اپنی شرائط کا تحریری کاغذ دیدیا ہے۔ وہ بھی تحریری جواب دینگے (تار خبر ۱۰ اگست)

آمریکہ مین ییلو فیور کا بڑا زور ہے۔ شہر نیو اور لینز مین ۷۸۹ واقعات ہوئے اور ۱۲۲ موتیں ہوئیں

ریاست چناویری واقعہ ٹراونکور کے سپرنٹنڈنٹ مسٹر لی ماخوذ ہین۔ مخبری ہوئی ہے۔ کہ مسٹر لی نے ایک قُلی کو قتل کر دیا ہے

زلزلہ ۔ ڈلہوزی مین ۳ اگست ۱۹۰۵ء کو زلزلہ کا تیز دہکا لگا

۱۹۰۴ء مین پیشیور انسٹی ٹیوٹ بیٹے دیا مین ۹۲ ہ کتے کے کاٹے ہوئے مریضون کا علاج ہوا۔ جن مین ۲۲۸ یورپین تھے۔ کسی بیماری مین یورپین باوجود اس قدر قلیل تعداد کے جو ان کی ہندوستان مین ہے اس کثرت کے ساتھ مبتلا نہین ہوتے۔ اس کی وجہ صرف کتون کی محبت ہے

چین کے شہر کنگیانگ کے مشن سکول پر ۲۸ اپریل کو جب کہ تمام طلبہ اور اساتذہ گرجہ مین دعا مانگ رہے تھے۔ ناگہان بجلی گری۔ کئی ایک کے بدن جہلس گئے اور بے ہوش ہو گئے۔ الیساہی موری کے درمیان دو مس صاحبان پر بجلی گری۔ مگر صرف پوشاک جلی (نورافشان)

مقام اناکلون مین ننہے مذہبی جوش کے عیسائی گیت گانے مین مصروف تھے۔ کہ ان پر بجلی گری دو مر گئے تمسو بے ہوش ہو کر گر پڑے

اخبار قادیان

حضرت بمعہ احباب بخیریت ہین ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب بعہدہ اسسٹنٹ سرجن مقرر ہو کر دہلی تشریف لے گئے۔ حکیم فضل الدین صاحب اپنے بعض خانگی امور کے فیصلہ کے واسطے حضرت سے چند روز کی رخصت حاصل کر کے بھیرہ تشریف لے گئے

صلح کے لئے جاپان نے آٹھ شرطین پیش کی ہین (۱) خرچہ جنگ دیا جائے (۲) جزیرہ سگھالین جاپانیون کے قبضہ مین رہے (۳) صوبہ لیاؤ ڈنگ مین روس کی تمام رعائتین فسخ کی جائین (۵) ہاربین سے جنوب کی ریل جاپانی رہیگی (۶) ملک کوریا پر جاپانی سرپرستی رہے (۷) مشرق مین روس کی بحری طاقت محدود رہے (۸) منچوریا مین روس کو جو رعائتین تھین۔ وہ چین کو واپس دی جائین

وفات عبدالقیوم

Digitized by Khilafat Library

حضرت ابی المکرم مولوی نورالدین صاحب کا چھوٹا لڑکا عبدالقیوم نام ۱۲ اگست ۱۹۰۵ء کو قبل دوپہر وفات پاگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

یہ عزیز بچہ پہلے بھی اکثر بیمار رہتا تھا۔ لیکن کوئی دو ہفتہ ہوئے۔ مرض خسرہ مین گرفتار ہو کر پھر اس کی حالت درست نہین ہوئی۔ اس کی عمر ایک سال گیارہ ماہ تھی۔ نماز جنازہ مین حضرت مسیح موعود علیہ السلام شامل ہوئے۔ مگر آپ نے مولویصاحب کو ہی پیش امام بنایا۔ مولوی صاحب نے اس بچہ کی وفات سے تھوڑی دیر پہلے ایک رقعہ اخبار مین چھاپنے کے واسطے ارسال فرمایا تھا۔ جس کو ہم ذیل مین درج کرتے ہین

السلام علیکم۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

احباب برادران و عزیزان آپ لوگوں مین سے بہت ہین۔ جنہون نے مجھے تعزیت کے خطوط لکھے اور مین سچ کہتا ہون۔ کہ ان کی تحریر نے مجھ پر خصوصیت سے محبت بڑھانے کا اثر کیا ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزا اب مین سب کا جواب دون۔ اور ان کا شکر یہ کرتے ہوئے جزاکم اللہ احسن الجزا لکھون۔ تو کم سے کم نصف آنہ خرچ ہوتا ہے۔ اور آپ لوگون پر ضروری اخراجات کے اور بہت بوجھ ہین۔ دینی ضروریات کا ایک سلسلہ ہے۔ جو روز افزون ہے۔ بلکہ ممکن ہے۔ کہ بعض کے لئے ابتلا کا باعث ہو۔ ہان اگر ان اخراجات کے نتائج کا واقعی علم ہو۔ تو پھر سچ یہ ہے۔ کہ بوجھ ہی معلوم نہ ہوگا۔ اور بہت سے بھی ہین۔ جن کو بوجھ معلوم نہین ہوتا۔ یہی خرچ اگر ایک جگہ جمع ہو جاتا۔ تو کوئی بڑا دینی کام نکلتا۔ اب آج میرا چھوٹا بچہ بہت بیمار ہے۔ مجھے ڈر لگتا ہے۔ کہ اس کی صحت کی خوشی اور دوسرے پہلو مین غم کے خطوط پھر پہونچین۔ اس لئے میری درخواست ہے۔ کہ بجائے اس کے کہ مجھے ایسے خطوط لکھے جاوین آپ صاحبان ان خرچون کو جمع کر کے دینی کامون مین لگادین۔ یہ میرا دلی جوش ہے۔ اور مجھے ڈر ہے کہ ایسے اخراجات کہین اسراف مین داخل نہ ہون اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے آپ کو فراست عطا فرماوے۔ ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ۔ دعائین کرو اللہ کریم ابتلاؤن سے بچالئے اور آوین تو صراط المستقیم پر ثابت قدمی عطا فرماوے۔ نورالدین۔

یہ رقعہ اس امر کا سبق دیتا ہے۔ کہ متقی غم کی حالت مین بھی کیسا خشیت اللہ کی راہ پر قدم مارتا ہے اور دنیادارون کی طرح بے ہودہ جزع و فزع اور بے صبری مین نہین پڑتا

دفن سے پہلے مولویصاحب نے عبدالقیوم کا مونہہ کفن مین سے کہولا۔ اور بوسہ دیا۔ اور آپ کی آنکھین پر آب ہو گئین۔ اس پر دفن کے بعد فرمایا

"مین نے بچہ کا مونہہ اس واسطے نہین کہولا تھا کہ مجہو کچھ گھبراہٹ تھی۔ سنت پوری ہو۔ آنحضرت کا بیٹا ابراہیم جب فوت ہوا تھا۔ تو آنحضرت نے اس کا مونہہ چوما تھا اور آپ کے آنسو بہ نکلین۔ اور آپ نے اللہ تعالےٰ کی مدح کی اور فرمایا۔ کہ جدائی تو تھوڑی دیر کے لئے بھی پسند نہین ہوتی۔ پر ہم خدا کے فعلون پر راضی ہین۔ اسی سنت کو پورا کرنے کیواسطے مین نے بھی اس کا منہ کہولا اور چوما۔ یہ خدا کا فضل ہے۔ اور خوشی کا مقام ہے۔ کہ کسی سنت کے پورا کرنے کا موقعہ عطا ہو"

پھر فرمایا۔ خدا نے ہم کو کیسا رسول عطا کیا کہ وہ ہر حالت مین ہمارا غمگسار ہے۔ اور ہر حال مین ہم کو خوشی دینے والا ہے

نماز جنازہ کے بعد دفن سے پہلے ایک شخص نے مولوی صاحب سے سوال کیا۔ کہ معصوم بچے جو مر جاتے ہین ان کی نسبت کیا حکم آیا ہے۔ آیا ان سے مواخذہ ہوگا یا نہین ہوگا۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔

"حدیث شریف مین آیا ہے۔ کہ قیامت کو جب خدا تعالےٰ اپنی مخلوق سے سوال کریگا۔ کہ تم نے میرے رسولون کو کیا جواب دیا۔ تو پانچ قسم کے لوگ ہون گے جو اپنے آپکو خدا کے سامنے معذور پیش کرین گے ۱۔ بچے ۲۔ بہت بوڑھے ۳۔ بہرے ۴۔ دیوانے ۵۔ وہ لوگ جن کے کانون مین خدا کے رسول کی آواز نہین پہنچی۔ خدا تعالیٰ فرمائیگا کہ اچھا تم کو موقع دیا جاتا ہے اور تمہین تبلیغ کیجاتی ہے۔ اس لئے اسوقت انکی طرف رسول بھیجے جائین گے وہ جانتا ہے کہ کون لوگ ماننے والے ہین اور کون نہین۔ لیکن خدا کی طرف سے رسول کا مبعوث ہونا اور تبلیغ کا ہونا ضروری ہے۔ ماکنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ اس مقام پر بعض لوگ نادانی سے اعتراض کرتے ہین کہ وہ تبلیغ اور آزمائش کا موقعہ نہین بلکہ جزا اور سزا کا وقت ہے یہ انکی غلطی ہے۔ جزاء اور سزا کا مقام جنت اور دوزخ اس کا نام ہے ان مین داخل ہونے سے پہلے سب آزمائش کا وقت ہے۔ فرمایا۔ مصیبت انسان پر دو طرح آتی ہین۔ یا تو خدا کی رضا۔ یا اس کے غضب سے انسان کی خوش قسمتی ہے کہ خدا کی رضا ہو۔ لیکن اس کا علم انسان کو ہونا مشکل ہے ہان کسیوقت خدا علم دے بھی دے۔ تو یہ اس کا فضل ہے۔ فرمایا یہ جو دعا کیجاتی ہے کہ اے اللہ اس بچہ کو ہمارے واسطے فرط اور شفیع بنا تو آخر وہ فرط اور شفیع بننے کے قابل ہونگے تب ہی بن سکینگے۔ ہم تو کچی آگئین بھیجتے ہین"

پا برہنہ چلنا مفید ہے

ہندوستان میں پہلے زمانہ کے لوگ پا برہنہ چلنا مفید سمجھتے تھے۔ لیکن نئی روشنی کے پودہ نے اس کو حیوانیت میں شمار کیا ہے۔ حال میں ایک جرمن ڈاکٹر صاحب نے ہندوستان کے پرانے خیالات کے آدمیوں کی تائید کی ہے وہ کہتے ہیں۔ کہ پا برہنہ چلنے سے انسان بے شمار عوارض سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ انسان بوٹ ڈانٹنے کو نہیں بنایا گیا تھا۔ بلکہ پا پیادہ چلنے کو۔ جوتے پہننے سے پیروں میں ڈھیٹے پڑ جاتے ہیں۔ صاحب بہادر عورتوں کو بھی بوٹ پہننے سے منع کرتے ہیں۔ فقط (لمور افشان)

ایڈیٹر بدر۔ یسوع مسیح کی جسقدر تصاویر عیسائیوں نے بنائی ہیں۔ ان سب میں عموماً یسوع کو پا برہنہ چلتا پھرتا دکھایا گیا ہے۔ اگرچہ یہ تصاویر یسوع مثل اس کی خدائی کے فرضی اور یورپ میں کاریگروں کے دماغ کا اختراع ہیں۔ تاہم جو ان کاریگروں نے اس زمانہ کے لوگوں کے طرز لباس و آسائش اور ایسے لوگوں کی حیثیت کے مطابق وہ تصاویر بنائی ہیں جن میں یسوع شامل تھا۔ اس لحاظ سے بھی عیسائی لوگوں کو مناسب ہے۔ کہ اپنے خداوند کی سنت کے مطابق پا برہنہ چلا کریں۔ مگر یہاں تو ایسی الٹی راہ اختیار کی جاتی ہے۔ کہ ہمارے ملک کے چوہڑے چمار بھی جب بپتسمہ (یا بقول ان کے تسمہ) لیتے ہیں۔ تو ان کا پہلا کام یہی ہوتا ہے۔ کہ کوئی ٹوٹا پھوٹا بوٹ لے اور اس کو رسی کے تسمہ سے باندھ کر صاحب بن جائیں۔ شاید ان کے نزدیک بپتسمہ کی حقیقت بوٹ کے تسمہ تک ہی محدود ہے۔

مسلمانوں کی موجودہ حالت

جاوا و سوماٹرا میں جو کبھی اول سے آخر تک اسلامی حکومت کے تابع تھے۔ اب صرف دو باجگذار اسلامی ریاستیں رہ گئی ہیں۔ اور جو کچھ باقی رہ گئی ہیں۔ اور وہ بھی برائے نام۔ آبادی زیادہ تر مسلمانوں کی ہے۔ لیکن تعلیم کا نام و نشان نہیں۔ اور اکثر باشندوں کی حیثیت معمولی مزدور سے زیادہ نہیں دہقانی آبادی جو کچھ کاشت کرتی ہے۔ اس کی تمام پیداوار حکومت لے لیتی ہے۔ عرب تجار کو پہلے سفر کی اجازت نہ تھی۔ اب پروانہ سفر لے کر وہ راہ داری تو کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ پروانہ صرف انہی کو ملے گا۔ جو دس روپیہ سالانہ ادا کریں

فیض اخبار طان نے ایک مراکشی گورنر مسمی جداری پاشا کے مفصل حالات یہ دکھانے کے لئے شایع کئے ہیں۔ کہ مراکو کے اندرونی انتظام کی در اصل کیا کیفیت ہے۔ اس شخص نے رعایا پر جو کچھ ظلم و ستم کیا۔ اس کا کچھ اندازہ اسی سے ہو سکتا ہے۔ کہ پچھلے دنوں اس نے کسی اپنے علاقہ میں تبدیلی کرانے کے لئے تین لاکھ روپے کے تحائف وزرائے سلطنت میں تقسیم کئے۔ جو شخص تحائف پر اس قدر خرچ کر سکتا ہے ظاہر ہے۔ کہ اس نے اپنے لئے کس قدر جمع کیا ہوگا اور اس نے رعایا کا خون کیسی بیدردی سے چوسا ہوگا۔ حکومت نے اسے علاقہ مالی کی گورنری پر مامور کیا۔ مگر جب وہ پہنچا۔ تو باشندگان شہر نے جو اس کی غیر معمولی سفاکی و بے رحمی سے آگاہ تھے۔ دروازے بند کر لئے اور اسے شہر میں داخل نہ ہونے دیا۔ ہمعصر مذکور اس شخص کے مظالم کے تفصیلی واقعات شایع کر کے سوال کرتا ہے۔ کہ جس سلطنت کے انتظام کی یہ حالت ہو۔ کیا وہ قایم رکھے جانے کی کبھی مستحق ہو سکتی ہے۔ اس تحریر میں ممکن ہے کہ کچھ مبالغہ بھی ہو۔ لیکن اس میں کلام نہیں کہ ملک کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ مراکشی حکومت کو حسن اتفاق اور فضل ایزدی سے قیصر جرمنی کی طفیل اب پھر چند سال کی مہلت مل گئی ہے۔ اگر اس موقعہ کو بھی بیکار ہاتھ سے جانے دیا۔ تو آج فرانس کے پنجہ سے اس کا محفوظ رہنا کوئی بڑی بات نہ ہوگی۔ بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی آخر ایک دن کوئی طاقتور اس بیدست و پا شکار کو دبوچ لے گا۔

ایک فرانسیسی مدبر کہتا ہے۔ کہ جزیرہ نما عرب میں حالت سخت نازک ہوتی رہی ہے وہاں ترکی حکومت کا خاتمہ ہوا چاہتا ہے۔ فرانس پر واجب ہے کہ وہ انگلستان کے ساتھ مل کر اس شکار میں سے خود بھی کچھ حصہ حاصل کرے۔ مگر مدبر مذکور موسیو کورتلمون کو سخت دھوکہ ہوا ہے جب تک ایک ترک بھی سلامت ہے حرمین پر کسی غیر کا قبضہ ناممکن ہے۔ وہ خیالی اندیشوں اور فضول دور اندیشیوں سے خواہ مخواہ اپنے آپ کو نڈھال نہ کرے۔

رسید زر

تاریخ	نام	شہر	قیمت
۲۵ جولائی ۱۹۰۵ء	محمد اکمل آف گولیکی	گجرات	۱؍
" " "	شیخ کرم الٰہی صاحب	ظفروال	عہ
۲۶ جولائی ۱۹۰۵ء	احمد دین صاحب	منارہ نور پور	عہ
" "	غلام حسن صاحب	گھنگی والہ	عہ
۲۷ " "	عبد الرحمان صاحب	امرتسر	عہ
۳۰ " "	ماسٹر شیر محمد صاحب معرفت میاں معراج الدین صاحب		عہ
	سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب بمبئی بمد اعانت		عہ

ضروری اطلاع

رسالہ نور الدین جس میں فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے قیمت علاوہ محصولڈاک ۸؍ ہے درخواستیں اس پتہ پر ہوں

سیٹھ عبد الواحد بدایت اللہ مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ
کٹڑہ جیمل سنگھ امرتسر

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲؍ لیکن عہ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاوے گا۔ ضمیمہ بحساب ۸ فی سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے گا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاوے گا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ صہ روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت عہ روپیہ سالانہ ہوگی۔ ان کو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑے گا۔

ضرورت ہے

کارخانہ اخبار بدر کیواسطے ایک لائق اور تجربہ کار پریسمین اور ایک خوشنویس کاتب (جو عربی اور فارسی خط ہر دو لکھ سکے) اور ایک سنگساز کی ضرورت ہے تنخواہ حسب لیاقت ہوگی درخواستیں بمعہ نقول سندات اور نمونہ خط بنام۔ منیجر اخبار بدر قادیان پنجاب

بلالدین پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا
تاریخ اشاعت ۱۳۔ اگست ۱۹۰۵ء